نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر (۵) | مورخہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء یوم جمعہ مطابق ۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد (۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا ان ربی لغفور رحیم (۱۱-۴۲)

عرشہ جہاز سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسب ذیل تار ۱۶ جولائی کو جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب کو موصول ہوا،

"بمبئی بائیکلا - دس بجکر ۹ منٹ - ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء

یہ تار ہمارے جہاز کی روانگی کے بعد دیا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے پوتے کے پیدا ہونے سے بہت خوشی ہوئی بچے کا نام عبد الباسط رکھا جائے۔

افسوس ہے کہ روانگی سے قبل آپکا کوئی تار حالات قادیان کے متعلق نہیں آیا۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو میری طرف سے اطلاع کر دیں کہ میں آج جہاز پر سوار ہو گیا ہوں۔ میرے دل پر جدائی کے سبب سے بڑا بوجھ ہے۔ جب سے یہ سفر شروع ہوا ہے۔ میں پہلے سے زیادہ آپ سب کے واسطے دعائیں کرتا ہوں۔ میں نے سب بہنوں اور بھائیوں میں ایسی مخلصانہ محبت اور جذبہ فدا کاری پایا ہے۔ جس کی خود خاکسار کو بھی اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے خبر نہ تھی۔

اے میری جماعت کے لوگو! اللہ تمہیں برکت دے۔ اسپر مضبوط ایمان رکھو۔ اس سے سچی محبت کرو۔ اور اس کے حضور میں فدا ہو جاؤ۔ اس کے رسولوں کی عزت اور فرمانبرداری کرو۔

برادران! تم چاروں طرف سے دشمنوں سے گھرے ہوئے ہو۔ تم کبھی اس بات کو نہ بھولو۔ سوچو۔ کہ اگر خدا تعالیٰ ابھی تم کو چھوڑ دے۔ تو تمہارا انجام کیسا تلخ ہو گا۔ پس جہاں تک ہو سکے۔ خدا کے قریب ہونے کی کوشش کرو۔ اور یہ مقصد سچا احمدی بننے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اپنی دعاؤں میں استقامت اختیار کرو۔ اللہ کے لئے ہر ایک چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہو۔ اور اپنے تمام کاروبار میں اعلیٰ درجہ کی دیانت داری اختیار کرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اپنے بھائیوں سے پیار کرو۔ اور اسلام کی اشاعت دنیا کے دور دور کونوں تک کرو۔ میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ تم اس مشن کی کامیابی کے واسطے دعا کرو۔ جس پر میں جا رہا ہوں۔

تم نہیں جانتے۔ بلکہ تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ کہ مجھے کس قدر محبت تم سے ہے۔ آپ لوگوں سے جدا ہونا میرے لئے کس قدر دردناک تھا۔ اور آپ لوگوں کو پیچھے چھوڑنا میرے لئے کس قدر صدمہ پہنچانے والا ہوا۔ لیکن یہ جدائی صرف جسمانی ہے۔ میری روح ہمیشہ تمہارے ساتھ تھی۔ اور ہے۔ اور رہیگی۔ میں زندگی میں یا موت میں تمہارا ہی ہوں تمہاری بہبودی میرے دل کی عین خواہش ہے۔ اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزل مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بہت سے اب افسوس کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کیوں مجھے خود یورپ جانے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ جدائی ان کو شاق گذر رہی ہے۔ لیکن اس موجودہ غم کو بھولکر بڑے فوائد کے حاصل کرنے کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ آؤ ہم خدا سے دعا کریں کہ وہ ہمیں کامیابی کی راہ پر چلائے۔ پس اے میرے بھائیو اور بہنو! خدا کی برکتیں تم پر ہوں جہاں کہیں تم ہو۔ اور جس حالت میں تم ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔"

امید ہے۔ یہ پیغام دکھے اور بے تاب دلوں کے لئے کسی قدر تسکین کا باعث ہو گا۔ اور احباب کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہم ہی حضور کی جدائی سے بے قرار نہیں ہیں۔ بلکہ حضور پر ہم سے بھی زیادہ اس جدائی کا بار ہے۔ لیکن چونکہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اس لئے اس تکلیف میں بھی ایک مزہ ہے۔ اور اس جدائی میں بھی ایک راحت ہے۔

نظم

عیدِ قربان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی یاد میں

(از منشی برکت علی صاحب لائق۔ لدھانوی)

تقریر کے مزے ہیں نہ تحریر کے مزے
غربت میں لٹ گئے کسی دلگیر کے مزے

ناآشنا سی عید مبارک کی ہے صدا
ہیں بے مزہ نشاطِ جہانگیر کے مزے

آ۔ اے خیال یار مری بے کسی پہ آ
دے ناز اور نیاز کی تقریب کے مزے

آ پیاری پیاری صورت زیبا نگاہ میں
لوٹوں شعاعِ حسن کی تنویر کے مزے

قربان ہونیوالوں کے قربان جایئے
کیا کیا لئے ہیں برشِ شمشیر کے مزے

ہم بھی کسی کے ابروؤں کو کاش دیکھتے
لبیک کر کے لوٹتے تکبیر کے مزے

شوقِ حرم میں جامۂ احرام ہو کفن
الفت کی خاک میں بھی اکسیر کے مزے

بت کو بٹھا کے سامنے سجدے میں گر پڑا
ایماں بڑھا گئے تر! تکفیر کے مزے

لائق طوافِ خانۂ دلبر کہاں نصیب
ہم لے رہے ہیں گردش تقدیر کے مزے

حضرت خلیفہ اول رضؓ کے پوتے کی پیدائش

جماعت احمدیہ میں یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ میاں عبد السلام صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاں ۱۳ر جولائی ۱۹۲۴ء کو فرزند تولد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو بذریعہ تار اسکی خبر دیگئی۔ اور حضور نے تار کے ذریعہ ہی اس مولود مسعود کا نام عبد الباسط تجویز فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر یورپ

بٹالہ سے دہلی تک

(نوشتہ جناب شیخ یعقوب علی صاحب خاص رپورٹر حضرت خلیفۃ المسیح برائے سفر یورپ)

التماس حضرت خلیفۃ المسیح کے اس عظیم الشان سفر کی یہ اخباری رپورٹ محض ایک اطلاع کا رنگ رکھتی ہے۔ کیونکہ دوڑتی ہوئی ڈاک گاڑی میں میرے لئے اس سے زیادہ لکھنا ممکن نہیں۔ علاوہ ازیں بٹالہ سے اب تک برابر احباب کی آمد اور ملاقاتوں کے نوٹ کرنا ایک ایسا متواتر کام رہا ہے کہ ان نوٹوں کو خاص ترتیب سے مرتب کرنے کے لئے وقت نہیں مل سکا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ کسی غیر معین وقت تک پڑے رہیں۔ انشاء اللہ میری دوسری رپورٹ اس اجمال کی تفصیل ہوگی۔ وباللہ التوفیق ؛

حضرت کی صحت الحمد للہ حضرت کی صحت اور آپ کے خدام سفر کی صحت اچھی ہے اور سچ تو یہ ہے۔ کہ گذشتہ چار ماہ سے آپ نے اس قدر کثرت سے اپنے آپ کو خدا کے لئے مصروف رکھا ہے۔ کہ صحت کے متعلق آپ کچھ کہہ ہی نہیں سکتے۔ میرے دریافت کرنے پر فرمایا "کثرت مشاغل نے احساس ہی نہیں رہنے دیا۔ کہ صحت کیسی ہے" یہ ایک عملی ثبوت ہے۔ خدا کے لئے وقف تام کا۔

بہرحال صحت اچھی ہے۔ کل ۱۲ر جولائی درد سر کا دورہ ہو گیا تھا۔ مگر ۱۳ر کو طبیعت صاف ہے۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

بٹالہ سے دہلی تک مصروفیت بٹالہ سے چلکر دہلی تک تمام بڑے بڑے سٹیشنوں پہ مختلف مقامات کی جماعتوں نے آکر شرف نیاز حاصل کیا۔ اور امرت سر۔ بیاس۔ چھاؤنی جالندھر۔ پھگواڑہ۔ اور دہلی میں آپ کے اور رفقاء سفر کے فوٹو لئے گئے اور کئی کئی فوٹو لئے گئے۔

احباب کی معروضات کا سننا اور ایسے طور پر جبکہ ہر شخص یہی چاہتا ہے۔ کہ میں اپنے تمام معروضات کو ختم ہی کر لوں۔ گاڑی کے قیام کا محدود اور معین وقت۔ احباب کی کثرت۔ موسم کی شدت۔ یہ ایسے امور ہیں۔ کہ بڑے سے بڑے حوصلہ والے انسان کو بھی پریشان کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ مگر آپ نے نہایت حوصلہ اور اطمینان اور محبت و اخلاص سے ہر ایک ارادتمند سے مصافحہ کیا۔ اور جو اس نے کہنا چاہا۔ اسے سننے کی کوشش کی

سٹیشنوں کا نظارہ ہر ایک سٹیشن پر چھوٹا ہو یا بڑا خلقت کا ایک ہجوم تھا۔ جو نہیں معلوم کہاں سے اُمڈ آیا تھا۔ ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا۔ اور چاہتا تھا۔ کہ سب سے پہلے وہی مشرف بہ نیاز ہو گاڑی کی روانگی کو دیر ہو جاتی۔ اور ڈرائیور کو چلانا اور روکنا مشکل ہو جاتا۔ یہاں تک کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سہانپور تک گاڑی قریباً ایک گھنٹہ لیٹ ہو گئی۔ اور آپ پروگرام کے موافق دہلی نہ پہنچ سکے۔

بعض مقامات پہ ہونے ہونے حادثات کو خدا تعالےٰ نے بچا لیا۔ چنانچہ امرت سر کے مقام پر ایک آدمی جب کہ وہ دوڑتی ہوئی گاڑی کے ساتھ مصافحہ کے لئے دوڑ رہا تھا۔ پلیٹ فارم سے گرا۔ اور خدا کی قدرت نے اسے باہر پھینک دیا۔ اور اعجازی رنگ میں اپنی قدرت نمائی سے روک لیا۔ ایسا ہی سانہ والی سٹیشن پہ ایک احمدی خاتون نذرانہ دے کر آئی۔ اور چلتی گاڑی سے جرأت کر کے اُتری۔ خدا ہی نے اسے بچایا۔ حسن اعتقاد کے رنگ میں نہیں۔ بلکہ ہر دیکھنے والا یہی سمجھتا تھا۔ کہ یہ ایک معجزہ ہے۔

غرض پلیٹ فارم متحرک پلیٹ فارم تھے۔ اور ان پر دوڑتے ہوئے انسان ہی انسان نظر آتے تھے جو عقیدت اور اخلاص کے اظہار میں اپنی جانوں کی بھی پروا نہ کر کے دوڑتے تھے۔ بعض مقامات پر شام سے آئے ہوئے دوست رات بھر انتظار میں رہے کیونکہ گاڑی بوجہ دیر ہو جانے کے وقت پر نہ پہونچی۔ اور یہ دیر اس وجہ سے ہوئی۔ کہ ریلوے والے بھی ڈرتے تھے کہ کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔

جماعت پٹیالہ کی دعوت بٹالہ اسٹیشن پر جماعت پٹیالہ کی دعوت کا تار آیا۔ جو حضرت نے منظور فرمایا۔ چنانچہ راجپورہ سٹیشن پر مکلف کھانا پیش کیا گیا۔ اور احباب چھاؤنی انبالہ تک ساتھ آئے۔ اور گاڑی میں ہی کھانا کھلایا۔ دوپہر کا کھانا جماعت امرت سر کی طرف سے پیش کیا گیا تھا ؛

جماعت شملہ کا ایڈریس انبالہ چھاؤنی کے سٹیشن پر جماعت شملہ کا وفد پیش ہوا۔ جس نے ایک مختصر سا ایڈریس پیش کیا۔ جس کو خانصاحب منشی برکت علی صاحب امیر جماعت نے پڑھا۔

جماعتوں کا عام انتظام دہلی تک۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ فیروزپور۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ ریاست مالیر کوٹلہ۔ کپورتھلہ۔ پٹیالہ۔ سنگرور۔ نابھہ۔ شاہجہانپور۔ بریلی لکھنؤ۔ شملہ۔ انبالہ ڈیرہ دون۔ مظفرنگر۔ سہارنپور میرٹھ کی جماعتوں۔ نے حاضر ہو کر نیاز حاصل کیا۔ اور خدا حافظ کہی۔ ان اضلاع سے متعلق دیہات اور قصبات کی جماعتوں کو انہیں شامل رکھا ہے۔ جماعتوں نے انتظامی قابلیت کو دکھایا ہے فہرستیں طیار تھیں۔ اور جہاں ممکن تھا۔ فوٹو کا انتظام بھی تھا

احمدی خواتین کا اخلاص احمدی خواتین نے بھی بعض مقامات پر اپنے آقا کو خدا حافظ کہنے کے لئے سٹیشن پر آنے کی تکلیف اٹھائی چنانچہ لودہانہ سانہ والی اور دہلی اور بعض دوسرے سٹیشنوں پر یہ خواتین موجود تھیں۔ اور انہوں نے اپنا اظہار عقیدت کیا۔ بعض نے نذرانہ پیش کئے سید غلام حسین صاحب کیمبل فارم کی اہلیہ والدہ محمود احمد شاہ نے دہلی ایک جاء نماز بھیجا۔

موسم لودہانہ سے آگے موسم میں برساتی رنگ تھا۔ اور بعض مقامات پر خوب بارش ہو گئی۔ ۱۳ر جولائی کو آگرہ تک اچھی بارش ہوئی۔

اعداد و شمار میرا اندازہ ہے۔ کہ کم و بیش جماعت کے سات ہزار آدمیوں نے مختلف مقامات پر اپنے امام کو خدا حافظ کہا۔ اور ۱۲ کو بعض سے سے کر چالیس میل تک ریلوے سٹیشن سے دور فاصلوں سے اس موقعہ پر حاضر ہوئے۔ تین آدمیوں نے دہلی تک بیعت کی۔ اور ہر مقام پر ہندو مسلمان اور یورپین لوگ اس نظارہ سے متاثر تھے ؛

جماعت کے اخلاص کا حضرت پر اثر حضرت خلیفۃ المسیح پر جماعت کے اس اخلاص۔ محبت۔ اور اظہار عقیدت کا ایک خاص اثر پایا جاتا ہے۔ اور آپ اس کو دیکھ کر مسرور ہیں۔ ان جذبات کا اظہار انشاء اللہ العزیز عنقریب ہوگا۔ اور جماعت کے لئے اپنے ایمان اور اخلاص کو بڑھانے کا موجب ہوگا۔ آپ کے قلب میں قادیان کی محبت اور خدا کی رضا کے لئے کوچ قادیان سے تھوڑے عرصہ کے لئے باہر آنا ایک کیفیت رکھتا ہے۔ اور جب احباب اس کیفیت کے کیف سے واقف ہونگے۔ تو ان میں حیات تازہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجائے گی۔ آپ جماعت کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں۔ اور لوائے احمدیت کے بلند کرنے کے نصب العین کو ہر ایک احمدی کے سامنے رکھنے کے لئے بے قرار ؛

پروگرام میں قدرتی تبدیلی جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں۔ گاڑی سہارنپور وقت پر نہ پہونچی۔ اور اس سے پروگرام ٹوٹ گیا۔ اور سہارنپور سے ہم بمبئی میل پر سوار ہونے پر مجبور ہوئے چنانچہ ابھی اسی گاڑی میں جا رہے ہیں۔ اور بی بی اینڈ سی آئی ریلوے میں ہم نہیں جا سکے ؛

سفر یورپ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ہمراہی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر یورپ میں حسب ذیل اصحاب حضور کے ہمرکاب ہیں۔ جناب چوہدری ظفراللہ خاں صاحب بی۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا۔ پہلے روانہ ہو چکے ہیں۔ جو ولایت میں اس وفد میں شامل ہو جائیں گے۔ اور ترجمان انگریزی کی خدمات بجالائینگے۔

(۱) صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جو بطور خود حضرت صاحب کے ساتھ جا رہے ہیں۔ اور غالباً واپسی پر مصر میں کچھ عرصہ قیام کرینگے ؛

(۲) جناب چودہری شیخ محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ سیکرٹری تبلیغ

(۳) جناب مولوی رحیم بخش صاحب۔ ایم۔ اے۔ پرائیوٹ سیکرٹری

(۴) جناب ذوالفقار علی خانصاحب	جنرل سیکرٹری
(۵) جناب حافظ روشن علی صاحب	عالم
(۶) جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری	عالم و ترجمان
(۷) جناب شیخ یعقوب علی صاحب	پریس رپورٹر
(۸) جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	مشیر طبی
(۹) بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی	خادم خاص
(۱۰) چوہدری علی محمد صاحب	"
(۱۱) میاں رحم دین صاحب	باورچی

متھرا اسٹیشن پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا شاندار استقبال

شیخ یوسف علی صاحب امیر المجاہدین آگرہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ باوجود ناموافق موسم کے کثیر تعداد میں احمدی متھرا کے ریلوے سٹیشن پر جمع ہوئے۔ علاوہ ان کے ایک خاصی تعداد میں غیر احمدی بھی موجود تھے تاکہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کو تہ دل سے الوداع کہ سکیں۔ جو کہ معہ ایک پارٹی کے مغربی ممالک میں مختلف مذاہب کے متعلق مطالعہ کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ پلیٹ فارم پر حضور کا معہ کثیر التعداد احمدیوں کے جو کہ حضور سے ملاقات کے لئے دور دور سے آئے تھے۔ فوٹو لیا گیا۔ حضور کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ حضور نے ان سب لوگوں سے جو ملاقات کے لئے آئے۔ مصافحہ فرمایا ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈاک

بیرونجات کے احباب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں جو خط بھیجنا چاہیں۔ وہ حسب معمول قادیان کے پتہ پر ارسال کریں۔ اور جو خط خاص حضور کے مطالعہ سے گذارنا چاہتے ہوں۔ اس پر نوٹ کر دیں کہ حضور کو بھیجا جائے۔ ایسے خطوط یہاں سے حضور کی خدمت میں پہنچا دیئے جائینگے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق ہندوستان کے معزز اخبارات کو اطلاع

۱۶ر جولائی کو حسب ذیل مختصر حالات بذریعہ تار ہندوستان کے معزز اردو و انگریزی اخبارات کو بھیجے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ معہ ایک عملہ کے جو دس افراد پر مشتمل ہے۔ ۱۲ ماہ حال کو قادیان سے انگلینڈ کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ راستہ کے تمام بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں پر احمدی اور غیر احمدی کثیر تعداد میں حضور سے ملاقات کرنے اور الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے بعض سٹیشنوں پر حضور اور آپ کے ہمراہیوں کے فوٹو لئے گئے ؛ بمبئی سے تار موصول ہوا ہے۔ کہ حضور معہ ہمراہیوں کے ۱۵ر جولائی کی صبح کو جہاز پر سوار ہو گئے ہیں۔ حضور کے انگلینڈ روانہ ہونے کا مقصد مغرب میں تبلیغ اسلام کے لئے حالات کا مطالعہ کرنا ہے۔ تاکہ آئندہ مغرب میں اشاعت اسلام کے لئے تبلیغی طریق تجویز کیا جا سکے۔ حضور نے عرشہ جہاز سے ایک محبت آمیز اور دعائیہ پیغام اپنی جماعت کے نام بھیجا ہے۔ اور نہایت موثر الفاظ میں تعلیم اسلام پر کاربند ہونے اور دینی خدمات میں اپنی پوری قوت صرف کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ؛

تمام دردمندان اسلام کو حضور کے اس بحری سفر کی کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ جو کہ حضور نے اسلام کی خاطر اختیار کیا ہے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر یورپ اور معزز معاصر مشرق

گورکھپور کے معزز معاصر "مشرق" نے اپنے ۱۰ر جولائی ۱۹۲۴ء کے پرچہ میں "مذاہب عالم کی کانفرنس" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں خواجہ کمال الدین صاحب کے اس مضمون کا ذکر کرتے ہوئے جس کے متعلق انہوں نے اخبارات میں اعلان کرایا ہے۔ کہ لنڈن کانفرنس میں پڑھنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ رقمطراز ہے۔

"ہم کو یہ سن کر بہت مسرت ہوئی۔ کہ جناب امام جماعت احمدیہ قادیان ۱۵ر جولائی کو ولایت تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ اور ممالک کی بھی سیاحت فرمائینگے۔ اور ہم کو یقین ہے۔ کہ نمائش میں بھی شرکت فرمائینگے۔ اور کوئی مضمون مذاہب عالم پر آپ ضرور نمائش میں دینگے۔ خواجہ صاحب سے زیادہ آپ میں علم و فضل موجود ہے۔ اور گو آپ وکیل نہیں ہیں۔ مگر آپ کی تقریر میں وہ جوہر موجود ہیں۔ جو ایک بڑے زبردست مقرر میں ہونے چاہیئے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ آپ کا سفر اسلام کی ترقی کے لئے مفید ثابت ہو۔ اور یورپ کے دہریوں پر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ اسلام کی قوت کتنی زبردست ہے"

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد۔

امید ہے۔ معاصر موصوف اور دیگر خیرخواہان اسلام یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی خوبیوں اور زندہ صداقتوں پر ایک نہایت جامع و مانع مضمون رقم فرما کر اپنی روانگی سے قبل لنڈن روانہ کر دیا ہوا ہے۔ جو نمائش میں انشاء اللہ پیش

(باہتمام شیخ [illegible] الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)